بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۳ رجب ۱۳۸۹ھ - ۲۶ تبوک ۱۳۴۸ھ - ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۲۲

مراکش کے شاہ حسن ثانی صدر رباط کانفرنس کے نام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا برقی پیغام

خدائی پیشگوئیوں کی رو سے فلسطین کا مسلمانوں کو واپس ملنا یقینی ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم ان پیشگوئیوں پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے بلا تاخیر بھرپور اقدام کریں

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد کرے تا آپ اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں صحیح اور مؤثر فیصلے کرنے میں کامیاب ہوں

ربوہ — محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید (ڈائریکٹر احمدیہ مسلم فارن مشنز) نے رباط میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر کانفرنس کے صدر شاہ حسن ثانی آف مراکش نیز صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے نام جو آجکل کانفرنس میں شرکت کی غرض سے رباط گئے ہوئے ہیں ایک برقی پیغام ارسال فرمایا ہے جس میں آپ نے یہودیوں کے انتہائی خطرناک عزائم کے پیشِ نظر اسلامی ممالک کے باہمی اتحاد و اتفاق پر زور دیا ہے اور اس امر کو واضح فرمانے کے بعد کہ خدائی پیشگوئیوں کی رو سے فلسطین کا مسلمانوں کو واپس ملنا یقینی ہے بلا تاخیر بھرپور اقدام کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے مرسلہ برقی پیغام کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور غور و فکر کے بعد صحیح فیصلے کرنے میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ میں آپ کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ فلسطین کا مسئلہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ فلسطین اس مقام سے جہاں ہمارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں بہت قریب ہے۔ یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ابتداء سے لے کر آخر تک حضورؐ کے خلاف مسلسل شرارتیں اور ریشہ دوانیاں کرتے رہے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کو قتل کرنے کی خود بھی سازشیں کیں اور دوسروں کو بھی ایسی سازشوں پر اکساتے رہے لیکن وہ اپنی ان سازشوں میں بری طرح ناکام و نامراد رہے۔ اب وہ اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آثار سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی نگاہیں مدینہ پر ہیں اور وہ مدینہ کی طرف پیش قدمی کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس وقت عرب متحد ہیں اور یہودیوں کا چیلنج قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کیا عرب اکیلے اس کا جواب دے سکتے ہیں؟ اس کا تعلق تمام مسلمانوں سے ہے اور تمام مسلمانوں کو اس وقت آگے آنا چاہیئے۔ سوال بیت المقدس کا نہیں بلکہ مدینہ منورہ کا اور اس سے بھی بڑھ کر خود مکہ معظمہ کا ہے۔ سوال زید بکر کا نہیں بلکہ سوال خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا ہے۔ دشمن نے اپنی تمام طاقتیں مجتمع کر دی ہیں۔ کیا مسلمان اب بھی متحد و متفق ہو کر اس خطرہ کا مقابلہ نہیں کریں گے؟ وقت آن پہنچا ہے کہ جب مسلمان مل کر زندگی اور موت کی جنگ لڑیں اور اس میں فتحیاب ہوں۔ مسلمان بحمد اللہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں انہیں ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انشاء اللہ العزیز مسلمان ہی فتحیاب ہوں گے۔ قراردادوں کا وقت گزر چکا ہے۔ یہ وقت ہے عملی اقدام کا اور قربانیاں پیش کرنے کا۔ تمام مسلم ممالک کو اپنی آمدنی کا ایک حصہ اس کام کے لئے وقف کر دینا چاہیئے اور متحدہ فوج بنانی چاہیئے۔ خدائی پیشگوئیوں کی رو سے فلسطین کا مسلمانوں کو واپس ملنا یقینی ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم انتہائی جدوجہد سے کام لیں اور خدائی پیشگوئیوں پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے کسی تاخیر کے بغیر بھرپور اقدام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد کرے تا اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آپ صحیح اور مؤثر فیصلے کرنے میں کامیاب ہوں۔"

مرزا مبارک احمد

ڈائریکٹر احمدیہ مسلم فارن مشنز۔ ربوہ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کے حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم ملک منور احمد صاحب ایم۔ ایس سی واقفِ زندگی کی اہلیہ محترمہ کا وسولی کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ اپریشن تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے لیکن تاحال زخم درست نہیں ہوا جس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں اتوار اور جمعرات کو ہوا کریں گی۔ ملاقات کے خواہشمند احباب کے لئے ضروری ہے کہ ملاقاتوں کے مقررہ ایام میں صبح نو بجے سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھوا دیا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سپاسِ تعزیت

میرے عزیز بھائی لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک ہلالِ جرأت، ستارۂ قائدِ اعظم اور اُن کی اہلیہ محترمہ کی ناگہانی وفات کے موقع پر جن لاتعداد احباب نے تعزیت اور دعا کے پیغامات بھیجے ہیں میں اپنے افرادِ خاندان کی طرف سے ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ فرداً فرداً ان پیغامات کا جواب ممکن نہیں اس لئے مجبوراً اخبار کا سہارا لینا پڑا تاکہ جواب میں تاخیر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور احباب کو اُن کی ہمدردیوں کے صلے میں جزائے خیر دے۔

ملک عبد العلی

میجر جنرل

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۴۸ھش

اللہ تعالیٰ پر ایمان

دنیا میں بیشک فی الحقیقت خدا تعالیٰ کو ماننے والوں کی اکثریت ہے اور باوجود دہریت کی منظم یورش کے بعد علمی اور عملی کوشش سے منکرانِ خدا تعالیٰ کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ایک فطری تقاضا ہے اور جب سے انسان وجود میں آیا ہے اللہ تعالےٰ پر ایمان بھی کسی نہ کسی صورت ظاہر ہوتا رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس نے مختلف صورتیں اختیار کر لی ہوں۔ آپ بڑے بڑے بُت پرستانہ مذاہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں قسم کے بُت پوجے گئے ہیں لیکن تمام بُت پرستانہ سلسلوں میں ایک ہستی ہمیشہ بالاتر رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں دیوی دیوتاؤں کی موجودگی میں "مہادیو" کا مقام ہمیشہ موجود رہا ہے۔ "پرمیشر" کا تصور کبھی بالکل محو نہیں ہونے پایا۔

ہندوؤں کے اپنشدوں میں ایک کین اپنشد ہے اس کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ باوجودیکہ ہندو اگنی۔ وایو وغیرہ دیوتاؤں کو پوجتے رہے ہیں مگر ان کے دل میں ایک ایسے دیوتا کی لگن ہمیشہ موجود رہی ہے جو سب دیوتاؤں سے بالا ہے۔ چنانچہ کین اپنشد میں لکھا ہے کہ سب دیوتاؤں نے ایک مجلس قائم کی تاکہ "مہادیو" کا پتہ لگایا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے وایو دیوتا کو پتہ لگانے کے لئے بھیجا گیا۔ مہادیو نے پوچھا تُو کون ہے اور تیرا کیا کام۔ تو وایو دیوتا نے کہا میں وایو ہوں اور مجھ میں یہ طاقت ہے کہ تمام اشیاء کو اُڑا سکتا ہوں۔ مہادیو نے اس کے آگے ایک تنکا رکھا اور کہا کہ اس کو اُڑا کر دکھا مگر وایو نے اپنا پورا زور لگایا تنکے کو اُڑا نہ سکا۔ ناکام ہو کر وہ دیوتاؤں کی مجلس میں واپس آیا اور اپنی ناکامی کا اعتراف کیا۔ اس پر دیوتاؤں نے اگنی کو پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ اگنی سے جب کہا گیا کہ اس تنکے کو جلا کر دکھاؤ تو وہ بھی اپنی پوری طاقت خرچ کرنے کے باوجود نہ جلا سکا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کین اپنشد کا لکھنے والا قادر مطلق واحد خدا کا قائل تھا۔

اسی طرح اگر آپ دوسرے بُت پرستانہ سلسلوں کا مطالعہ کریں گے تو ان میں بھی قادر مطلق واحد خدا تعالےٰ موجود ہوتا ہے اور بتوں کے طوفانوں میں ایک درخشندہ ہستی صاف صاف نظر آتی ہے۔ اس طرح خدا پرستوں سے یہ زمین کبھی خالی نہیں ہوئی اور نہ کبھی خالی ہو سکتی ہے اور نہ ہو گی۔ البتہ بتکدوں کے ہجوم اور فسق و فجور کے گرد و غبار سے آفتاب عالمتاب چھپ جاتا ہے اور پھر کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ اُٹھ کر ایک اعجاز نمائی سے زندہ خدا کا زندہ تجربہ اور مشاہدہ کراتا ہے۔

بنی اسرائیل کو جب مصر کی غلامی سے نکال کر حضرت موسیٰ علیہ السلام آزاد کرانا چاہتے تھے تو خود بنی اسرائیل مطالبہ کرتے تھے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کا ظاہر نظارہ کرواؤ۔ حالانکہ انسان کی مادی آنکھیں محیط کُل خدا کو کس طرح دیکھ سکتی ہیں تاہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں ایسے نشانات دکھانے پڑے جن سے اللہ تعالےٰ کا وجود اس طرح ثابت ہوتا تھا جس طرح دو اور دو چار۔

اسی طرح ہر نبی نے اپنے ماننے والوں کو زندہ خدا تعالےٰ کا زندہ ثبوت مہیا کیا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اتنے معجزات دکھائے کہ جن کو شمار کرنا بھی مشکل ہے۔ لمحہ لمحہ پر ایک معجزہ ظہور پذیر ہوتا تھا۔

آج بھی اگرچہ دنیا کی اکثریت اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتی ہے مگر یہ ایمان اتنا کمزور ہے کہ مادہ پرستی کے ریلہ کے آگے ٹھہر نہیں سکتا۔ اسلئے ضرورت اِس امر کی تھی کہ اللہ تعالےٰ کا ایک فرستادہ زندہ خدا کا زندہ ثبوت دنیا کے سامنے رکھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اسلام کی سچائی کی یہی بڑی زبردست دلیل ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ اس کی نصرت فرماتا ہے اور اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس کی تازہ بتازہ نصرتوں کا ثبوت دوں۔ چنانچہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جس نے خدا تعالیٰ کے نشانات نہ دیکھے ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۶)

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

احسان جتانا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ، وَلَا یُزَکِّیْھِمْ، وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" قَالَ: فَقَرَأَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ۔"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیۃ الخ صفحہ ۴۶ ا-۱)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کرے گا۔ اور نہ ان کا تزکیہ فرمائیگا بلکہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ حضورؐ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا تو یہ لوگ سخت ناکام اور گھاٹے میں ہوں گے۔ حضور یہ کون ہیں آپؐ نے فرمایا وہ جو تکبّر سے کپڑے گھسیٹتے ہیں۔ بات بات پر احسان جتاتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنا سامان فروخت کرتے ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

(۳)

پھر لکھا ہے

بطریق ہمیں بیت المقدس کے حرم شریف کے صحن میں لے آیا۔ حضرت عمرؓ نے ہر طرف نظر کی اور دیر تک غور فرما کر کہا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ یہی وہ جگہ ہے جس کی کیفیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کی ہے۔

شداد بن اوس سے جو حضرت عمر فاروقؓ کے بیت المقدس کے حرم شریف میں داخل ہوتے وقت ہمراہ تھے یہ روایت منسوب ہے۔

"جب اللہ تعالےٰ نے بذریعہ امان دہی اس شہر کو مفتوح کرادیا تو حضرت عمرؓ اور ان کے ہمراہی باب محمد سے گھٹنوں کے بل صحن میں داخل ہوئے۔ صحن میں آکر حضرت عمرؓ نے ہر طرف نظر دوڑائی اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ واللہ جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے یقیناً یہی مسجد داؤد ہوگی۔ جس کی نسبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ شب اسراء میں یہاں لے جایا گیا تھا۔"

پھر حضرت عمرؓ حرم شریف کے سامنے (یعنی جنوب) کے رُخ بڑھے اور پھر مغرب کی طرف گئے اور فرمایا۔

"آؤ اسے مسجد کی جگہ بنالیں"

اس روایت کی تائید آٹھویں صدی کے ایک بائی زنطی مورخ کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔

"عمر نے شہر مقدس میں داخل ہونے کے بعد وہاں سے چلنے کی فرمائش کی جہاں پہلے ہیکل سلیمان واقع تھی اور اسے بلا تامل ... خطبہ گاہ بنالیا۔"

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

بلاد فلسطین و شام (در عہد حکومت اسلامی)

تصنیف۔ جی لی اسٹرینج

مترجم۔ سید ہاشمی فرید آبادی

شائع کردہ از حیدر آباد دکن سنہ ۱۹۶۰-۱۹۶۱

صخرا کی صفائی کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے کعب سے پوچھا مجھے نماز کہاں پڑھنی چاہیئے۔ کعب نے جواب دیا قبلہ کے واسطے چٹان کے عقب میں جگہ رکھیں۔ (جس سے دو قبلے ہو جائیں گے یعنی ایک قبلہ قدس اور دوسرا قبلہ رسول) امیر المومنین نے فرمایا نہیں میں وہاں پڑھونگا۔ جہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ پھر فرمایا

"ہم دیکھتے ہیں کہ حرم کے سامنے کا رُخ ہمارے حصہ میں آیا ہے۔" (ایضاً ص۱۷۳)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق مسجد اقصےٰ کی نشان دہی اور تعیین فرمائی۔

متذکرہ بیانات سے ظاہر ہے کہ صخرہ اور اس کے قرب و جوار کی زمین ہیکل کا مرکزی مقام ہے۔ اور اس کی دریافت اور بازیابی کا سہرا حضرت عمر فاروق کے سر ہے۔ آپ نے بھی واقعہ اسراء کی تفصیلات کے پیش نظر اس مقدس مقام کی تعیین کی۔ اور اس وقت تعیین کی جب عیسائی اور یہودی دونوں مسجد اقصےٰ کی حدود کو فراموش کر چکے تھے

آج ہیکل کی تعیین کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کا مرکزی نکتہ یہی صخرہ ہے۔ یہ مقدس چٹان ۵۸ فٹ لمبی ۵۱ فٹ چوڑی اور چار سے چھ فٹ تک بلند ہے۔

جیک فنی گن اپنی مشہور کتاب Light from the Ancient past میں لکھتے ہیں کہ موجودہ حرم شریف کی حدود بالکل وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں تھیں۔ البتہ شمال کی طرف سے توسیع ہو چکی ہے۔" ص۱۷۹

"یوں معلوم ہوتا ہے کہ صخرہ ازمنہ قدیمہ میں قربانگاہ کے طور پر مستعمل تھا۔ خون بہنے کی نالیاں اس میں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ غالباً اسی چٹان پر حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانگاہ بنائی۔۔۔ ہیکل کی عمارات کی مکمل تفاصیل بائیبل میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن سوائے صخرہ کے ہر چیز نابود ہوگئی۔"

(صفحہ ۱۸۰)

اس صخرہ کے پاس مسلمانوں نے ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد رکھی۔ پہلے اس کی تعمیر سیدھی سادی مسجد نبوی کی طرز پر ہوئی تھی غالباً حضرت عمر فاروقؓ کی ہدایات کے مطابق یہ مسجد بنائی گئی۔ پھر عبد الملک بن مروان نے وہاں ایک عالیشان مسجد تعمیر کی جو کہ بنائی ہوئی تمام عمارتوں میں سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت قرار پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دوسری صورت میں نے یہ بتائی تھی کہ مسجد اقصےٰ سے مراد بنی اسرائیل والی مسجد اقصےٰ بھی ہے۔ اس صورت میں یہ تعبیر ہوگی کہ آپ کو اس ملک پر قبضہ دیا جائے گا۔ چنانچہ یہ تعبیر بھی پوری ہوئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ کے وقت میں اس جگہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا.....

راتوں رات وہاں جانے کے یہ معنے لئے جائیں گے کہ بیت المقدس کی فتح ظاہری جنگوں کے سبب سے نہ ہوگی۔ بلکہ اس رات کے دیکھے ہوئے نظارہ کی وجہ سے ہوگی۔ چنانچہ واقعہ بھی یہی ہے۔ ورنہ عربوں کا ایک چھوٹا سا لشکر قیصر جیسے بڑے بادشاہ کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا۔ یہ تو الٰہی کلام جو سورۂ اسراء والی رات میں نازل ہوا تھا۔ اسی کا اثر تھا کہ بے سروسامان عربوں کے سامنے قیصر کا باسامان اور فنون حرب کی تعلیم پایا ہوا لشکر اس طرح بھاگ جاتا تھا۔ جیسے شیر کے سامنے ہرن۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ ص۷۹۲)

اب واقعہ اسراء کے نظارہ کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو۔ یوحنا عارف کے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ یروشلم کے بطن میں ایک اور یروشلم بھی مضمر ہے اور وہ نبی موعود کی بعثت ثانیہ کا مقام ہے۔ گویا نبی موعود کے کشف میں یروشلم کی سیر سے مراد صرف پرانے شہر کی سیر ہی نہیں بلکہ نیا یروشلم بھی اس میں شامل ہے۔ جس طرح مسجد الحرام کے آسمانی محاذ میں بیت المعمور ہے۔ اسی طرح مسجد اقصےٰ کے آسمانی محاذ میں ایک نیا یروشلم موجود تھا جو کہ سید الانبیاء صلعم کے دائرہ اسراء میں شامل تھا۔ اسراء سیر مکانی و زمانی دونوں پر مشتمل ہے یہ ایک ایسی سیر تھی جو کہ عالم رنگ و بو میں مسجد الحرام سے مسجد الاقصےٰ تک ممتد تھی۔ اور عالم مثال میں بیت المعمور سے نئے یروشلم تک۔ گویا بیک وقت آپ مسجد اقصےٰ اور اس کے آسمانی محاذ میں واقعہ نئے یروشلم کی سیر کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضمیمہ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی یہ آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔" (ص۲۱ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کشف میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی صعود کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ بتایا کہ جب اسلام پر تاریکی کا زمانہ آئے گا۔ اس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے تابع وجود کے واسطہ سے پھر دنیا کی ہدایت کے لئے مقرر کریگا۔ اور اس تابع کے واسطہ سے مردہ اسلام کو پھر زندگی ملے گی۔ جو بنی اسرائیل کو اور انکو اتباع کو ملی تھیں۔ اسی کی طرف سورۂ جمعہ میں بھی اشارہ ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ۳ ص۹۲۴)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے (ناظر بیت المال ربوہ)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان

(۱)

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم موضع مندراں والی ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے ارائیں قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد صاحب اپنے گاؤں کے نمبردار تھے۔ آپ نے ایک ہسپتال میں میٹرک کے بعد انڈر ٹریننگ کمپوڈری کا کام شروع کیا اور پھر امرتسر میں ایل۔ایس۔ایم۔ایف۔ کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں فوج میں بھی کچھ دیر ملازم رہے اور پھر ایک ہسپتال میں کام کر رہے تھے کہ پارٹیشن کے موقعہ پر ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے یہاں آکر پہلے پہل ان کو پرائیویٹ پریکٹس زیادہ کامیاب نہ ہوئی۔ اس وقت آپ نے بڑے صبر اور تحمل اور سادگی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی پریکٹس میں بڑی برکت پیدا فرمائی۔ آپ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ضلع ملتان کی جماعتوں کے امیر منتخب ہوئے۔ خاکسار کو آپ کے ساتھ کچھ عرصہ دینی کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے دیکھا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دل میں دینی کام سرانجام دینے کا بے پناہ جذبہ تھا۔ اور اس کے لئے اپنی پریکٹس کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ایک دو سال آپ کو مالی کمزوری آئی تو بعض کم فہم لوگوں نے کہا کہ آپ دوکان پر کم بیٹھتے ہیں اور ہر وقت جماعتی کام کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے کمزوری ہے۔ آپ امارت کا کام چھوڑ دیں تو مکرم ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ یہ جو مجھے تھوڑی بہت آمد ہو رہی ہے۔ یہ دراصل امارت ہی کی برکت سے ہے۔ اور آپ بڑے مہمان نواز تھے اور سخی تھے۔ مرکزی مہمانوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ انہیں ادویہ مفت دیتے۔ جو بھی مربی سلسلہ مرکز کی طرف سے مقرر ہوتا اس کی عزت کرتے اور اس کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ بلکہ مجھے ایک دفعہ بتلایا کہ میں تمام غیر احمدی مولویوں اور طالب علموں کو بھی مفت دوا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔

[illegible] خاکسار کو رات کے وقت گردہ کی شدید درد ہوئی۔ اطلاع پر مکرم ڈاکٹر صاحب اسی وقت اکثر تشریف لائے۔ خاکسار کو ٹیکہ کیا اور دوائی دی تو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو صحت بخشی۔ الحمد للہ و جزاھم اللہ تعالیٰ۔

آپ کی دو بیویاں تھیں اور ہر دو سے اولاد ہے۔ آپ کو ان کی تربیت کا بڑا خیال تھا۔ ایک بیوی جو نو مسلمہ ہے بقید حیات ہے۔ آپ کے کاموں میں بہت ممد تھی۔ وہ بھی مکرم ڈاکٹر صاحب کی طرح خدمت خلق میں مصروف رہتی تھی۔ خاکسار جب ملتان میں مربی تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خاکسار نے ضلع کی اکثر جماعتوں میں تربیتی جلسے کرنے کا انتظام کیا۔ مرکز کی طرف سے علمائے کرام شریک ہوتے رہے۔ مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ خاکسار کے ساتھ ہی دینی کاموں میں شریک تھے۔ اسی طرح مکرم عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال بھی تعاون فرمایا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مقام پر ہمارے جلسے کامیاب ثابت ہوئے۔ اور ہزاروں کی تربیت کے سامان پیدا ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم تقریباً ہر جلسہ میں شرکت فرماتے رہے اور اپنی پریکٹس اور گھر کے کاموں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دین کی خالصۃً للہ قربانی کرتے رہے۔ ایک دفعہ چک ۳۹۰/۱۳ کے جلسہ میں ہم پہلے پہونچ گئے تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب رات کے دس بجے بارش میں تشریف لائے۔ پانی اور کیچڑ سے پاؤں اور کپڑے لتھڑے ہوئے تھے اور راستہ میں آپ کی عینک بھی گم ہو گئی۔ مگر آپ بہت خوش اور بشاش تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب حسن الاستخارۃ فی الخیر کے قائل تھے۔ دوستوں کے تعاون سے آپ نے ملتان میں احمدیہ مسجد جامع کے لئے جگہ خرید کی۔ آپ کے دل میں بڑا شوق تھا کہ اپنی زندگی میں اس کی تعمیر ہو جائے۔ مگر اس کام میں کچھ التوا رہا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب اطاعت اور وفادارئ کے لحاظ سے نہ صرف فنا فی اللہ فنا فی الرسول بلکہ فنا فی الخلافت کا مقام حاصل کرنے میں کوشاں تھے۔ اور مرکزی ہدایات پر کما حقہ عمل کرنا اپنا جزو ایمان سمجھتے تھے اور چاہتے تھے کہ جماعت کا کوئی فرد ان سے ناراض نہ ہو۔ اور اگر کوئی تنازعہ کی بات پیدا ہو جاتی تو باہم متفق کرنے پر پورا زور لگاتے تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم جماعت کے حالات اور پیش آمدہ واقعات سے فوری طور سے مرکز کو اطلاع دیتے تھے۔ تاکہ بروقت آگاہ ہونے پر مرکز اپنی ہدایات جاری کر سکے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور ناظر صاحبان سے ملاقات کے لئے مرکز ربوہ میں تقریباً ہر ماہ تشریف لے جاتے۔ اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جملہ تحریکات پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

مورخہ ۸/۹/۶۹ کو خاکسار ملتان گیا۔ تو اپنی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خاکسار کو خطبہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ بعد نماز جمعہ کافی دیر دینی باتیں کرتے رہے۔ افسوس ہے کہ یہ ملاقات اور مجلس آخری ثابت ہوئی۔ اور ۲۴/۹/۶۹ کو دل فیل ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی جملہ کمزوریوں اور پریشانیوں کو دور کرے آمین

خاکسار۔ عبدالمنان شاہد

مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ لوکاڑہ

(۲)

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی وفات کا الفضل مورخہ ۲ ستمبر میں پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا۔ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ بے ساختہ زبان سے نکلا۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

مکرم ڈاکٹر صاحب عرصہ سے جماعت احمدیہ ملتان شہر و ضلع کے امیر چلے آرہے تھے۔ خاکسار آج سے تین سال قبل ضلع ملتان میں نظارت بیت المال مرکزیہ کی طرف سے سلسلہ کی خدمت کرتا رہا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر بلا مبالغہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو میں نے مرکزی احکام کی اطاعت کا نمونہ پایا۔ اور سلسلہ کے معاملہ میں آپ نہایت غیرت مند تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارکنان کا ادب و احترام کرتے تھے۔ اور ان سے بے حد محبت و شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور ان کی خدمت اور مہمان نوازی نہایت خندہ پیشانی اور خلوص دل سے کرتے تھے۔

آج سے قریباً چار سال پہلے کا یہ واقعہ ہے کہ یہ عاجز ضلع ملتان کی جماعتوں کا دورہ کر رہا تھا۔ اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو یہ عرض کر گیا تھا کہ میں فلاں جماعت میں جا رہا ہوں۔ اگر کوئی میری ڈاک آئے تو فوری اس پتہ پر ارسال فرما دیں۔ اس کے بعد خاکسار ایک جماعت میں گیا۔ جماعت دیہاتی تھی اور ملتان سے قریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر تھی۔ چنانچہ دن بھر وہاں مرکز کی ہدایت کے مطابق کام کرتا رہا۔ بعد از نماز عشاء خاکسار اپنی جگہ پر جا کر سو گیا۔ رات کے گیارہ بجے ایک صاحب نے مجھے جگایا۔ اور میں گھبرا کر اٹھا تو دیکھا کہ مکرم محمد اعظم خان صاحب کلرک ضلع دار نظام ملتان میرے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا خیر تو ہے آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے غمگین آواز میں فرمایا۔ مجھے مکرم امیر صاحب جماعت ملتان نے بھیجا ہے۔ کہ فوری طور پر آپ کے پاس پہنچوں آپ کے گھر سے تار آیا ہے کہ آپ کا پوتا غیور السلام وفات پا گیا ہے۔

تار سنانے کے بعد انہوں نے مبلغ ۵۰ روپے مجھے پکڑاتے ہوئے کہا کہ یہ روپے مکرم ڈاکٹر صاحب نے آپ کو بھجوائے ہیں۔ اور انہوں نے فرمایا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ غیرت صاحب کے پاس خرچ گھر جانے کے لئے نہ ہو۔ یہ انہیں دے دیں (بعد میں یہ رقم خاکسار نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دی تھی۔

اللہ! اللہ! یہ تھا بحیثیت امیر ضلع ہونے کے مرکزی کارکنان کے ساتھ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کا حسن سلوک اور ہمدردی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال

حلقہ ساہیوال و لاہور

تربیت کیلئے

ایک نادر موقعہ

والدین کی دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ان کے بچے ہر میدان میں ترقی کریں۔ ان کی صلاحیتیں اور استعدادیں بڑھیں اور وہ دین و دنیا میں کامرانی حاصل کریں۔ پس شعبہ اطفال لاہور مرکزیہ کی طرف سے ۱۷، ۱۸، ۱۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۸ ہش کو مرکز سلسلہ میں اطفال کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے۔ تربیت کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ اور اطفال کی استعدادیں پرکھنے کا بیش بہا گر۔

پس تمام احمدی والدین سے گزارش ہے کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اپنے بچوں کو جو جماعت احمدیہ کے بچے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ شمولیت اجتماع کے لئے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس نادر موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے آمین (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت اپنے بچوں کو بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل کرائیں

مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول کا میٹرک کا نتیجہ احباب جماعت کی نظروں سے گذرا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ بہت اعلیٰ رہا ہے۔ آرٹس گروپ میں سو فیصدی طلباء کامیاب ہوئے ہیں اور سائنس گروپ کا نتیجہ ۹۰ فی صدی سے زائد نکلا ہے۔ تقریباً دس طلباء کا وظیفہ متوقع ہے۔ الغرض کیفیت و کمیت دونوں لحاظ سے نتیجہ عمدہ ہے۔

گذشتہ کئی سال سے یہ ادارہ اعلیٰ نتائج دکھاتا چلا آرہا ہے۔ یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ صوبہ کے دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں انتہائی محدود وسائل رکھنے کے باوجود یہ ادارہ تعلیمی نتائج کے لحاظ سے کسی بھی اچھے سکول سے پیچھے نہیں اور ہر سال ڈیڑھ صد سے زائد طلباء یہاں سے میٹرک کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم و تربیت کا جو بندوبست یہاں موجود ہے وہ اور کسی سکول میں موجود نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سکول کے قیام کے وقت یہ مقصد پیش نظر رکھا تھا۔ کہ اس ادارہ سے ایسے طلباء تیار کئے جائیں جو خدمت اسلام کا شوق رکھتے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل یہ ادارہ حتی المقدور اپنے فرض کو نبھاتا چلا آرہا ہے جس کے نتیجہ میں بیسیوں طلباء اعلیٰ تربیت سے فیض یاب ہو کر بیرون ممالک رشد و ہدایت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ پھر ادارہ ہذا کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے بزرگان یہاں کے اولڈ بوائز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اس دینی ماحول اور تربیت کا فیضان ہے کہ غیر از جماعت احباب بھی اپنے بچوں کو اس چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے بھجواتے ہیں۔ چنانچہ علامہ اقبال نے اپنے فرزند آفتاب احمد اقبال کو میٹرک تک کی تعلیم دلانے کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہی داخل کرایا تھا۔

یہ اہالیان ربوہ کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے بچے ایسے ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جسے براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نظر شفقت حاصل ہے اردگرد کے دیہات سے بھی متعدد طلباء یہاں تعلیم کی غرض سے روزانہ آتے ہیں۔ ایسے طلباء جو پاکستان کے دوسرے شہروں یا دیہات میں رہتے ہیں۔ ربوہ میں ان کی تعلیم کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں قیام و طعام اور سکول کے اوقات کے بعد سٹڈی کا بندوبست ہے۔ وہ دوست جو اپنے بچوں کو بورڈنگ میں داخل کروانا چاہتے ہیں اور خطوط کے ذریعہ معلومات طلب کرتے ہیں انہیں مکمل کوائف سے اطلاع دے دی جاتی ہے لیکن وہ احباب جنہیں اس سلسلہ میں معلومات حاصل نہیں ہوتیں وہ اپنے بچوں کو ربوہ میں ہی کرایہ پر مکان لے کر دے جاتے ہیں۔ اس طرح اگرچہ وہ اپنے فرض سے جزوی طور پر سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ لیکن کلی طور پر نہیں۔ کیونکہ مدرسہ کے اوقات کے بعد ایسے طلباء کی دینی تعلیمی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ جہاں احباب جماعت اپنے بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے ربوہ بھجوائیں وہاں اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ انہیں بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرائیں۔ بورڈنگ ہاؤس کے سلسلہ میں مختصر کوائف درج ذیل ہیں:۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول محلہ دارالبرکات میں واقع ہے اس کے مشرق میں کالج اور مغرب میں جامعہ احمدیہ کے تعلیمی ادارے ہیں الغرض پورا ماحول تعلیمی و تربیتی ہے۔ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ یا کالج میں تعلیم حاصل کرنی ہو۔ ان کے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ وہ یہاں داخل ہوں تاکہ ربوہ میں رہتے ہوئے ان کے اندر دیگر مرکزی اداروں سے ذہنی مطابقت پیدا ہو اور جب وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ان اداروں میں داخل ہوں تو ان میں کسی قسم کی غیریت کا احساس نہ ہو۔

ہائی سکول کے ساتھ ہی مشرق کی سمت بورڈنگ ہاؤس کی عمارت ہے نئے فرش اور پلستر کی وجہ سے یہ عمارت دیدہ زیب ہو گئی ہے دونوں عمارتوں کے درمیان مدرسہ کی مسجد اور ٹوب ویل ہے بورڈنگ کے طلباء اپنے سپرنٹنڈنٹ اور ٹیوٹروں کی معیت میں پانچوں نمازیں التزام کے ساتھ یہاں ادا کرتے ہیں۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوتا ہے اور نماز عصر کے بعد حدیث شریف کا درس ہوتا ہے مسجد کے چاروں غسلخانوں میں ٹنکی کے ذریعہ ہر وقت پانی موجود رہتا ہے جہاں طلباء کے نہانے کا بندوبست ہے۔

بورڈنگ ہاؤس کے عملہ میں ایک سپرنٹنڈنٹ ایک کلرک اور ہر بیس بورڈران کی تعداد پر ایک تربیت یافتہ اور تجربہ کار گریجوایٹ ٹیوٹر مقرر ہے دو خادم طفلان دو مددگار کارکن۔ ایک باورچی۔ ایک نائی اور ماشکی مقرر ہے۔

سکول کے اوقات کے علاوہ بورڈران کے لئے سٹڈی کا بندوبست موجود ہے تمام طلباء اپنے سپرنٹنڈنٹ اور ٹیوٹروں کی نگرانی میں اپنی پڑھائی کرتے ہیں۔ یہ ٹیوٹر صاحبان ان اوقات میں طلباء کی دینیات۔ انگریزی حساب اور سائنس کے مضامین میں امداد بھی کرتے ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس میں درس قرآن کریم احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص اہتمام ہے۔ وقتاً فوقتاً اصلاحی اور تربیتی اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بزرگان سلسلہ کو بھی ان بچوں سے خطاب کرنے کی دعوت دی جاتی ہے بورڈران اپنی عمر کے لحاظ سے جماعتی تنظیموں میں شامل ہو کر مستفیض ہوتے ہیں۔

بورڈران کے طعام اور دیگر اخراجات از قسم روشنی و صفائی وغیرہ پر تقریباً چالیس روپے ماہوار خرچ ہوتے ہیں۔ (مدرسہ کی فیس اس کے علاوہ ہے جو پونے چار روپے ماہوار سے سات روپے تک ہے) اور ہر بورڈر کو صبح کے وقت ناشتہ اور دو وقت کھانا دیا جاتا ہے طلباء کی منتخب کردہ کمیٹی کے ماہانہ پروگرام کے مطابق کھانا تیار ہوتا ہے۔ بورڈنگ کے مشرقی حصہ کے ایک وسیع کمرہ میں جہاں عمدہ فرنیچر موجود ہے۔ طلباء کھانا کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سکول سے ملحق ایک ٹک شاپ ہے جہاں سے طلباء دودھ۔ دہی۔ چائے اور بسکٹ وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں۔

اسکول گذشتہ کئی سال سے باسکٹ بال۔ کرکٹ اور ہاکی کے ضلعی اور ڈویژنل مقابلوں میں چمپئن چلا آرہا ہے۔ یہاں کھیلوں کا خاص انتظام ہے۔ ہر بورڈر کے لئے ایک نہ ایک کھیل میں (فٹ بال کرکٹ۔ ہاکی۔ والی بال) حصہ لینا ضروری ہے۔ نماز عصر کے بعد بورڈنگ اور سکول سے ملحقہ میدانوں میں ان کھیلوں کا بندوبست موجود ہے۔ جن میں طلباء ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ امسال بورڈران کے لئے ان ڈور گیمز کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ تاکہ اپنے فارغ اوقات میں طلباء مشغول رہیں۔ بورڈنگ ہاؤس کے طلباء نہایت دلچسپی اور انہماک سے ان میں حصہ لیتے ہیں۔ صبح کے وقت پی ٹی لازمی ہے۔ دوڑ اور ورزش کے ساتھ ساتھ بورڈران کی صحت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ نماز مغرب کے بعد ڈسپنسری کھلی رہتی ہے۔ جہاں بیمار اور کمزور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک تجربہ کار ڈسپنسر کا انتظام کیا گیا ہے اگر خدانخواستہ کیس تشویشناک ہو تو بچہ کو طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سکول کے سائنس روم میں ابتدائی طبی امداد کا ہمہ وقت انتظام موجود ہے۔

ہر بورڈر کو کتب رکھنے کے لئے ایک الماری اور آرام کے لئے چارپائی مہیا کی جاتی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت ان حالات کی روشنی میں اپنے لڑکوں کو تعلیم کے لئے بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھجوانے کی طرف خاص توجہ کریں گے۔ اور وہ احباب جنہوں نے بچوں کو سکول میں داخل کروا کر کرایہ پر مکان لے دئے ہیں وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اپنے بچوں کو جلد از جلد بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرا دیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۸-۶۹ تا ۳۱-۸-۶۹)

احباب ان سب صدقہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۲)

۳۹- لطف الحنان خان صاحب ۲۹ A کوئنز روڈ۔ لاہور ۲۰۰ — —
۴۰- میر ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی ۲۰ — —
۴۱- ڈاکٹر جلال الدین صاحب ٹمپل روڈ " ۱۰ — —
۴۲- مسٹر آر۔ احمد صاحب کینیڈا ۷۳ — ۵۳
۴۳- ملک عبدالرب صاحب ربوہ ۱۰ — —
۴۴- مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر جنرل عبدالعلی ملک صاحب جہلم ۵۰ — —
۴۵- نجاء احمد صاحب چوہدری ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰ — —
۴۶- سمیع اللہ صاحب گلبرگ مارکیٹ لاہور ۳۵ — —
۴۷- احمد علی خان صاحب بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر ۲۵ — —
۴۸- بیگم کرنل محمود احمد صاحب ربوہ ۵ — —
۴۹- چوہدری بشیر احمد صاحب ڈیرہ غازیخان ۷ — —
۵۰- مرزا محمد اعظم صاحب فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان ۵ — —
۵۱- نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر ۱۰ — —
۵۲- بیگم امینہ اکرم صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۵۰ — —
۵۳- ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب ابن حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب مرحوم ربوہ ۲۰ — —
۵۴- ملک غلام فرید صاحب لاہور ۵۰ — —
۵۵- بیگم طیبہ صاحبہ بہاولپور ہاؤس لاہور ۱۰ — —
۵۶- نسیم اکبر صاحب محلہ خرادیاں لاہوری گیٹ وزیر آباد ۵۰ — —
۵۷- شیخ ناصر احمد صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سیالکوٹ چھاؤنی ۳۰ — —
۵۸- لفٹننٹ کرنل جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور ۳۰ — —
۵۹- بیگم صاحبہ فضل احمد افضل صاحب کینکٹسن S. W. Australia ۱۰۰ — —
۶۰- میجر عبدالرشید صاحب شرما شکار پور ۱۰ — —
۶۱- امۃ السلام صاحبہ بازار پلیاریاں سیالکوٹ ۱۰ — —
۶۲- بیگم چوہدری امین احمد صاحب K. S. A سکیم کراچی ۱۵ — —
۶۳- محمد یعقوب خان صاحب غلام محمد آباد کالونی لائل پور ۴۰ — —
۶۴- ملک الطاف حسین صاحب سکرٹری مال پیران غائب ۱۳ — —
۶۵- شاہدہ کرلک صاحبہ ایم اے لاہور ۲۵ — —
۶۶- ملک عبدالمجید صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ۵۰ — —
۶۷- وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ ۱۰۰ — —
۶۸- افراد جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ بذریعہ سکرٹری صاحب مال ۱۲ — ۵۹
۶۹- محمد علی صاحب چک ۶۰ جد لائل پور ۵ — —
۷۰- عبدالحنان صاحب ملک احمد ہ لاہور ۵۰ — —
۷۱- امۃ الرشید صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۰ — —
۷۲- بیگم صاحبہ محمد صالح صاحب چٹاگانگ ۲۵ — —
۷۳- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سلطانپورہ لاہور ۱۵ — ۵۰
۷۴- " " سنت نگر لاہور ۵ — —
۷۵- " " میرک ضلع ساہیوال ۵ — —
۷۶- لبنیٰ تسکین صاحبہ گجرات ۵ — —
۷۷- حکیم محمود احمد صاحب ملتان شہر ۵ — —
۷۸- امۃ القیوم صاحبہ شمس روڈ راولپنڈی ۱۰ — —
۷۹- مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۲۰ — —
۸۰- بشریٰ بیگم صاحبہ بذریعہ ماسٹر محمد شفیع صاحب شیخ پور ۱۰ — —
۸۱- میجر حمید احمد صاحب کلیم نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد ۱۰ — —
۸۲- صوفی بشارت الرحمان صاحب بی۔ اے۔ کالج ربوہ ۵ — —
۸۳- قدسیہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب N.B.I چنیوٹ ۳۰ — —
۸۴- لفٹننٹ کرنل ایس ایم احمد صاحب سرگودھا ۷ — —
۸۵- بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۱ — —
۸۶- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چک جھمرہ ۲۱ — —
۸۷- " " " ترگڑی ۱۴ — —
۸۸- نعمت اللہ خان صاحب " باڈہ ۱۵ — —
۸۹- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۱۹ — —
۹۰- عطاء الرحمان صاحب سنت نگر لاہور ۱۰ — —
۹۱- ملک عبدالحمید صاحب گڑھی شاہو " ۵ — —
۹۲- سیکرٹری صاحب مال " " " از متفرق احباب ۵ — —
۹۳- عنایت اللہ بھٹی صاحب ملتان شہر ۵ — —
۹۴- شیخ انوار رسول صاحب کینال پارک لاہور ۱۰ — —
۹۵- مسز نسیم سعید صاحب سمن آباد لاہور ۲۸ — —
۹۶- ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ ولی ربوہ ۲۳ — —
۹۷- " " بجانب ملک حمید احمد صاحب سلطانپورہ لاہور ۱۰ — —
۹۸- مسٹر رفیق احمد صاحب لاہور ۱۰ — —
۹۹- صادقہ سلطانہ صاحبہ " ۱۰ — —
۱۰۰- صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ ۱۵ — —
۱۰۱- حفیظ الرحمان صاحب ملتان شہر ۵ — —
۱۰۲- غلام علی صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب ۱۳۹ ضلع لائلپور ۱۰ — —
۱۰۳- بیگم چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال ۲۰ — —
۱۰۴- چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور ورکاں ۱۰ — —
۱۰۵- کیپٹن عبدالواحد صاحب مزنگ روڈ لاہور ۲۱ — —
۱۰۶- مس ایم عثمان صاحب ناظم آباد کراچی ۵۰ — —
۱۰۷- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ ۱۰ — —
۱۰۸- چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ ۱۶ — —
۱۰۹- سعادت علی شیخ صاحب سول جج راولپنڈی ۱۰ — —
۱۱۰- ایس جی یزدانی صاحب گلبرگ لاہور ۵۰ — —
۱۱۱- سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ ایم اے لطیف آباد حیدرآباد ۴۴ — —
۱۱۲- خلیل احمد صاحب بذریعہ پرنسپل صاحب جامعہ نصرت ربوہ ۱۰ — —
۱۱۳- ملک محمد صدیق صاحب اسٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور ۵ — —
۱۱۴- چوہدری محمد طفیل صاحب ڈنگہ سیالکوٹ ۵ — —
۱۱۵- عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور ۵ — —
۱۱۶- ملک ناصر احمد صاحب میونسپل روڈ چیچہ وطنی ۵ — —
۱۱۷- میجر منظور الحسن صاحب ایم اے سرگودھا لائلپور ۵ — —
۱۱۸- عطاء الشاد امین صاحب ٹنڈو الہ یار حیدرآباد ۱۰ — —
۱۱۹- بیگم شاہنواز صاحبہ "المنیر" کراچی ۲۵ — —

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

کیا آپ نے خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے جوابی پرچہ جات مرکز کو ارسال کر دئے ہیں۔ اگر نہیں تو فوراً بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

توسیع واشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ ایبٹ آباد۔ کیمل پور۔ مردان۔ پشاور۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان نیز دیگر عہدہ داران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۹ء

امسال خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قائدین مجالس کا فرض ہے کہ اطفال کو ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ ایسی مجالس جو گذشتہ سالوں میں ان اجتماعات میں شامل نہیں ہوتی رہیں۔ ان کے قائدین کو اس بار اجتماع میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور باقاعدگی سے شامل ہونے والی مجالس کو اپنے نمائندگان کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیئے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ جدید کی عظیم الشان کارکردگی

بہت سے دوست "وقف جدید" کے جاری شدہ معین پروگرام سے پوری طرح آشنا نہیں۔ ایسے اصحاب کی خدمت میں حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس آخری تحریک کا جو حضور کی وصیت کا درجہ رکھتی ہے، خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ دوست اس کے عظیم الشان کام اور مقاصد کو اپنی نگاہ میں رکھیں۔ اور نہ صرف ان مقاصد کی تکمیل کے لئے دعا فرمادیں۔ بلکہ خود سرگرمی سے اس میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی عظیم برکات میں شریک ہوں۔

۱- قرآن مجید کی تعلیم۔ یعنی ناظرہ۔ باترجمہ اور باتفسیر قرآن مجید کا مطالعہ کرنا۔ اسکو پڑھنا۔ پڑھانا۔ اور پھیلانا۔ اور خود اس کی تعلیمات کو دل و دماغ میں جذب کر کے اس کی ترویج کرنا۔ (اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوسے اوپر معلمین مختلف اضلاع میں یعنی مغربی اور مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور جہاں جہاں کوئی معلم ہے۔ وہاں قرآن مجید کی تعلیم کی باقاعدہ کلاسیں جاری ہیں)

۲- احباب جماعت اپنے مال و جائداد کے ایک حصے کی وقف کی تحریک کرنا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی اور ایثار کا جذبہ قائم رہے۔

(اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۰ سے زائد ایکڑ زمین صرف مغربی پاکستان میں اسلام کی اشاعت کے لئے وقف ہے) اور نئے معلمین ہر سال وقف کے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں۔

۳- غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنا اور نومسلم احباب کی تربیت کرنا

(اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف اسی سال ۳۸۸ کے قریب نئے دوست غیر مسلم اصحاب اسلام اور احمدیت کے حلقہ بگوش ہوئے اور یہ سلسلہ سندھ اور دیگر مقامات پر جاری ہے۔)

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک اہم سوال اور اس کا فکر انگیز جواب

امسال اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے پاکستانی جماعتوں نے چھ لاکھ روپیہ فراہم کرنا ہے۔ ۳۱ ظہور ۱۳۴۸ ہش (۳۱ اگست ۱۹۶۹ء) تک یعنی دس ماہ کے عرصہ میں قریباً تین لاکھ روپیہ مرکز میں پہنچا ہے۔ جو مطلوبہ رقم کا نصف ہے اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ:-

بقیہ نصف کی وصولی کے لئے کتنا عرصہ لگے گا؟

رفتار کے عام اصول کے تحت تو بقیہ نصف کی وصولی کے لئے مزید دس ماہ درکار ہوں گے۔ مگر یہ جواب بہت ہی فکر انگیز ہے۔ سال ختم ہونے میں قریباً ڈیڑھ ماہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ مبلغین کرام کو اگر چندہ کی رفتار کے پیش نظر دس ماہ تک امداد بھجوانا ملتوی کر دیا جائے تو کیا وہ اپنے فرائض سرانجام دینے کے قابل رہیں گے؟ اور پھر اس سے بھی بڑی بات یہ قابل غور ہے کہ اگر ہم نے وقت کے اندر ایفاء عہد نہ کیا تو کیا ہم اپنے محبوب حقیقی کو منہ دکھانے کے قابل رہیں گے؟

پس مذکورہ بالا اہم سوال کا اصل جواب یہ ہونا چاہیئے کہ بقیہ نصف چندہ بقیہ مہلت یعنی ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۳۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء) کے اندر ہی مرکز میں پہنچنا چاہیئے۔ یہ امر حسابی اعتبار سے واقعی ممکن العمل معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ نسخہ مدنظر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً شامل حال ہوگا۔

ع اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے دار

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- برادرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چوہدری اکتوبر ۶۳ء کو پاکستان سے بی۔ ایس سی ایم۔ ایڈ پاس کرنے کے بعد سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گئے تھے۔ وہاں سے خدا کے فضل سے ایم۔ ایس سی اور پی۔ ایچ۔ ڈی (کیمسٹری) کی ڈگری حاصل کر کے مورخہ ۲۹/۳ کو عید دو پہر اپنے گھر بخیریت پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

شریف احمد ایم اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول دھنی دیوچک ۳۳۲ ج ب

۲- نیر اپوتا منور احمد پاؤں میں سوج ہو جانے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا تھا۔ علاج بدستور کیا گیا۔ لیکن کوئی آرام نہ ہوا۔ اب گنگا رام ہسپتال میں داخل کرایا ہے۔ اسکی بیماری کی تشخیص ہو رہی ہے۔ ابھی تک علم نہیں ہو سکا نیز اس کے پاؤں کو پھوڑا اور ان میں نکل آیا ہے۔ احباب جماعت ان دونوں کی صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (قریشی نور حسین احمدی از کوٹلی نرائن ضلع گجرات)

۳- عزیزم برادرم محمد حنیف ظفر نمونیہ اور ٹانگ کے حادثہ کی وجہ سے ۱½ سال سے سخت بیمار چلا آرہا ہے۔ اب پہلے کی نسبت صحت اچھی ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد رشید شاد ابن محمد ابراہیم چوہڑکانہ منڈی)

دانتوں کی خطرناک امراض پائیوریا اور کیریز

کے لئے تیر بہدف ادویات "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" استعمال کرنے کے بعد مکرم راجہ شیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ لاہور فرماتے ہیں:- "میری بیوی ۸ سال سے پائیوریا (گوشت خورہ) اور کیریز (گھن) کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی دانت کے ماہر ڈاکٹروں نے دو دانت نکال دئے اور باقی دانت نکالنے کا مشورہ دیا۔ لیکن "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" سے اسے بہت آرام ہے۔ میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ ان ادویات کی موجودگی میں دانت کی بیماریوں کو لاعلاج کہنا بالکل غلط ہے۔" قیمت مکمل کورس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ دیگر پرانی اور خطرناک امراض کے متعلق قیمتی نسخہ جات کا کتابچہ مفت منگوائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گوبازار ربوہ

کیور ہومیو اینڈ بیسک کیمسٹ رجسٹرڈ ۲۵۰ کرشنل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں ہوگا (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا جو اسلام اور آنحضرت کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام کام کر دکھائے جن کی حضرت ابراہیمؑ نے اپنی دعا میں خواہش کی تھی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ سورۂ بقرہ کی آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے خدا تو ان میں ایسا رسول بھیج جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نسلِ اسمٰعیل میں سے مبعوث فرما دیا۔ اور وہ تمام کام آپ نے کر دکھائے۔ جن کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی تھی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آپ کو دعائے ابراہیمی کا مصداق قرار دیا ہے اور آپ نے فرمایا ہے۔ اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ (جامع البیان جلد اول ص۲۳۵) یعنی میں وہ شخص ہوں جو اپنے دادا ابراہیم کی دعاؤں کے مطابق دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہوں۔ پس یہ ایک بہت بڑی دعا ہے جو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے اِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ اس جگہ خدا تعالےٰ کی دو صفات عزیز اور حکیم کا اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ دعائے ابراہیمی کا ایک حصہ صفتِ عزیز سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا صفت حکیم سے۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ والا حصہ صفتِ عزیز کے ماتحت ہے۔ کیونکہ غالب خدا ہی بندوں تک پہنچ سکتا ہے۔ بندہ اپنی ذاتی جدوجہد سے اس تک نہیں پہنچ سکتا اور پھر غالب خدا کا ہی یہ حق ہے کہ احکام دے۔ دوسری طرف حکیم ہستی ہی دوسروں کو حکمت سکھا سکتی ہے اور تزکیہ بھی حکمت ہی کے تحت ہوتا ہے۔ اگر حکمت سمجھائے بغیر کوئی بات منوائی جائے تو دل اس کا تابع نہیں ہو سکتا دل تبھی مانے گا جب وہ اس کی حکمت معلوم کرے گا۔ اسی طرح تزکیہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دل پر اثر نہ ہو۔ غرض اس دعا کا ایک حصہ صفتِ عزیز سے اور دوسرا صفتِ حکیم سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی چار مقاصد خلافتِ اسلامی کے فرائض سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی دلائل سکھانا۔ خدا کی باتیں لوگوں کو بتانا۔ شریعت سکھانا۔ ایمان تازہ کرنے کے لئے قرآن کریم کے احکام اور ان کی حکمتیں بتانا جسمانی و قلبی طہارت پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور یہی مبلغوں کارکنوں پریذیڈنٹوں اور امیروں اور سیکرٹریوں کا کام ہے۔ جب تک ان چاروں باتوں کو مدنظر نہ رکھا جائے اس وقت تک سلسلہ کی غرض و غایت پوری نہیں ہو سکتی۔

ابتدائے خلافت میں میں نے منصبِ خلافت میں ان باتوں کو تفصیل سے بیان کر دیا تھا تاکہ لوگ اس طرف توجہ کریں۔ اور انہیں بار بار مجھ سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہے کہ ہمیں بھی کوئی کام بتایا جائے۔ مگر بہت کم لوگ اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ پس جو دوست سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو پڑھ لیں اور خود ہی دیکھ لیں کہ ان کے کیا فرائض ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ وہ ان چاروں کاموں کو پورا کریں۔ یہی وہ کام ہیں۔ جن کے پورا کرنے کے لئے اسلام۔ نبوت خلافت اور امامت قائم کرتا ہے۔ پس نبی کا بھی۔ اور پھر اس کے خلفاء اور ان کے سچے پیروؤں کا یہی کام ہوتا ہے اور جو شخص ان کاموں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے انصار میں شامل کر لیتا ہے"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے لئے
منیجر الفضل سے
خط و کتابت کریں

پاکستانی وفد مسلم سربراہوں کی کانفرنس کے کل صبح کے اجلاس میں شریک نہیں ہوا

کانفرنس میں بھارت کے سرکاری وفد کی شمولیت کے خلاف احتجاج

رباط ۲۵ ستمبر۔ پاکستانی وفد مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے کل کے اجلاس میں شریک نہیں ہوا۔ پاکستانی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کانفرنس میں بھارت کے مسلمانوں کو نمائندگی دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا نہ کہ بھارت کی ہندو نواز حکومت کو۔ اس کے باوجود بھارت کے سرکاری وفد کو شرکت کی اجازت دی گئی ہے۔ جو سراسر خلافِ قاعدہ ہے۔ اسی لئے پاکستانی وفد نے اجلاس میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ پھر یہ امر اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ بھارتی وفد کو شمولیت کی دعوت ایسے وقت میں دی گئی ہے کہ جب احمد آباد اور بھارت کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔

بعد میں مراکش کے وزیر خارجہ نے بھارتی نمائندے گوربچن سنگھ سے کہا کہ وہ کانفرنس کے اجلاس میں شریک نہ ہوں۔ کیونکہ کسی غیر مسلم کو شرکت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رہے بھارتی نمائندہ منگل کے روز کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہوا تھا

کل روز کانفرنس کا اجلاس نہیں ہو سکا

کل مسودہ کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی نمائندہ نے کانفرنس میں بھارت کے سرکاری وفد کی شمولیت کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ کمیٹی کا اجلاس اپنا کام انجام دئے بغیر ملتوی ہو گیا۔

گجرات میں ۵۸۰ افراد ہلاک

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ بھارت کے صوبہ گجرات کے مختلف شہروں میں مسلم کش فسادات کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۸۰ تک پہنچ گئی ہے۔ سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے احمد آباد میں کل کرفیو کے وقفہ کے دوران فسادات دوبارہ شروع ہو گئے اور کم سے کم ۱۵۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ احمد آباد کے جنوب مغرب میں گوتکل اور کھیم پور کے شہروں میں بھی فسادات کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ منور شمیم خالد صاحب اچانک وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم۔ اے (لیکچرار تعلیم الاسلام کالج و مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کل مورخہ ۲۴ ستمبر کی صبح کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۲۷ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگ حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ناظر بیت المال (آمد) کی بہو تھیں۔ کل صبح اچھی بھلی اٹھیں۔ وضو کرنے کے لئے غسل خانہ کی طرف جا رہی تھیں کہ اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ اور بیشتر اس کے کہ ڈاکٹری امداد میسر آئے پونے سات بجے صبح وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضور نے مرحومہ کے جملہ متعلقین سے تعزیت کا اظہار فرمایا اور پھر جنازہ کو کندھا دیا۔ جس کے بعد مرحومہ کا تابوت بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے دعا کرائی۔

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ خوش خلقی۔ مہمان نوازی۔ ملنساری اور دیگر بہت سے اعلیٰ اوصاف سے متصف تھیں جس کی وجہ سے مرحومہ کی اچانک وفات پر ہر کسی نے غیر معمولی طور پر صدمہ محسوس کیا۔

مرحومہ نے صرف ایک بچہ انور احمد چھ سال ایک یادگار چھوڑا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کے بچہ کا خود حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)